رسالہ

بابُ العقائد والکلام ۱۳۳۵ھ

(عقائد وکلام کا باب)

مسئلہ ۷۶: کفار اللہ تعالٰی کو جانتے ہیں یا نہیں؟

رسالہ باب العقائد والکلام جس کا رسالہ حسن التعمم میں وعدہ تھا[عـــہ]، یہ بیان اگرچہ مسائل تیمم و طہارت ظاہری سے جدا ہے مگر باذنہٖ تعالٰی طہارت باطن کا اعلٰی ذریعہ ہے، جس طرح قرآن عظیم نے مسائل طلاق کے وسط میں تاکید نماز کا ذکر فرمایا کہ:

حافظوا علی الصلوٰت والصلوٰۃ الوسطٰی و قوموا للہ قانتین[1] — نگاہداشت کرو نمازوں اور خصوصاً نماز اوسط کی اور اللہ کے حضور ادب سے کھڑے ہو۔

اُسی سنت کریمہ کے اتباع سے یہ مسائل تیمم کے وسط میں عقائد اسلام کی یاد دہانی ہے، مولٰی تعالٰی قبول فرمائے۔

[عـــہ] مصنف علیہ الرحمۃ کی طرف سے یہ نوٹ اس صورت میں ہے جبکہ یہ رسالہ جلد اول قدیم، کتاب الطہارت، باب التیمم (از صفحہ ۳۵۷، تا صفحہ ۴۹۷) پر تھا، اب اسے باقی رکھتے ہوئے وہاں سے خارج کرکے مضمون کی مناسبت سے یہاں شامل کیا جارہا ہے۔

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۲۳۸

اور مسلمانوں کے لئے ذریعۂ ثبات ایمان بنائے، اور اُس کے کرم پر دشوار نہیں کہ بعض مخالفین کو بھی اس سے راہِ ہدایت دکھائے وباللہ التوفیق۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للذی ھدانا للایمان ۞ و اٰتانا القراٰن والفرقان ۞ والصلوۃ والسلام الاتمان الاکملان ۞ علی من اعطانا العلم بربنا فصحح لنا الایمان ۞ وعلیٰ اٰلہ وصحبہ و تابعیھم باحسان ۞

جانا جس نے جانا اور جس نے نہ جانا وہ اب جانے کہ اللہ عزوجل کو جاننا بحمدہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ خاص ہے، کوئی کافر کسی قسم کا ہو ہرگز اسے نہیں جانتا، کفر کہتے ہی جہل باللہ کو ہیں، یہاں ناواقفوں کو ایک شبہہ گزرتا ہے جس کا جواب کاشف صواب ورافع حجاب والتوفیق من اللہ الوھاب۔

تقریر شبہہ: کافروں کے صدہا فرقے اللہ تعالیٰ کو جانتے بلکہ مانتے بھی ہیں،

فلاسفہ تو اُس کی توحید پر دلائل قائم کرتے ہیں، یہود ونصاریٰ توراۃ وانجیل، اور مجوس اپنے زعم میں ژندواستا کو اُسی کا کلام جان کر اعتقاد رکھتے ہیں، آریہ اگرچہ وید کو اُس کا کلام نہیں جانتے مگر بزعم خود اُسی کا الہام مانتے اور اُسی کو مالک وخالق کل اعتقاد کرتے اور توحید کا محض جھوٹا دم بھرتے ہیں، ہنود وغیرہم بُت پرست تک کہتے ہیں کہ سارے جہان کا مالک سب خداؤں کا خدا ایک ہی ہے، عرب کے مشرک کہا کرتے

مانعبدھم الا لیقربونا الی اللہ زلفٰی[1]۔ یعنی وہ تو ان بُتوں کو صرف اس لئے پُوجتے ہیں کہ بُت انھیں اللہ سے قریب کردیں۔

اور لبیک میں کہا کرتے:

لبیك لاشریك لك الا شریکا ھو لك تملکہ وما ملك[2] — ہم تیری خدمت کو حاضر ہیں تیرا کوئی شریک نہیں مگر وہ شریک کہ تیرا ہی مملوک ہے تو اُس کا بھی مالک اور اس کی مِلک کا بھی مالک۔

جب وہ لاشریك لك تک پہنچتے کہ تیرا کوئی شریک نہیں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے، ویلکم قد قد[3] تمھیں خرابی ہو لس بس، یعنی آگے نہ بڑھو استثناء نہ گھڑو، رب عزوجل فرماتا ہے:

---

[1] القرآن الکریم ۳/۳۹

[2] صحیح مسلم باب التلبیۃ وصفتہا ووقتہا قدیمی کتب خانہ کراچی ۱/۳۷۶

[3] ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″ ″

ولئن سألتهم من خلق السمٰوٰت والارض ليقولن اللّٰه[1] اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کس نے بنائے ضرور کہیں گے اللہ نے۔

اور کلمہ گو فرقوں میں جو مرتد ہیں وہ تو نبی و قرآن سبھی کو جانتے قال اللہ و قال الرسول سے سند لاتے نمازیں پڑھتے روزے رکھتے ہیں جیسے قادیانی، نیچری، چکڑالوی، وہابی، رافضی، دیوبندی، غیر مقلد خذلھم اللہ تعالٰی اجمعین، پھر کیونکر کہا جائے کہ یہ اللہ عزوجل کو جانتے ہی نہیں، ہاں نرے دہریوں کی نسبت یہ کہنا ٹھیک ہے جو اللہ تعالٰی کو مانتے ہی نہیں۔

تقریرِ جواب بعون الوھاب **اقول** وباللہ التوفیق ایجاب وسلب متناقض ہیں جمع نہیں ہوسکتے وجودِ شئی اُس کے لوازم کے وجود کا مقتضی اور ان کے نقائض ومنافیات کا نافی ہے کہ لازم کا منافی موجود ہو تو لازم نہ ہو اور لازم نہ ہو تو شئی نہ ہو، تو ظاہر ہوا کہ سلب شئے کے تین طریقے ہیں:

اوّل خود اس کی نفی مثلاً کوئی کہے انسان ہے ہی نہیں۔

دوم اُس کے لوازم سے کسی شئے کی نفی مثلاً کہے انسان تو ہے لیکن وہ ایک ایسی شئی کا نام ہے جو حیوان یا ناطق نہیں۔

سوم اُن کے منافیات سے کسی شئے کا اثبات مثلاً کہے انسان حیوان ناہق یا صاہل سے عبارت ہے۔ ظاہر ہے کہ ان دونوں پچھلوں نے اگرچہ زبان سے انسان کو موجود کہا مگر حقیقۃً انسان کو نہ جانا وہ اپنے زعم باطل میں کسی ایسی چیز کو انسان سمجھے ہوئے ہیں جو ہرگز انسان نہیں، تو انسان کی نفی اور اُس سے جہل میں یہ دونوں اور وہ پہلا جس نے سرے سے انسان کا انکار کیا سب برابر ہیں فقط لفظ میں فرق ہے۔

مولٰی عزوجل کو جمیع صفات کمال لازم ذات، اور جمیع عیوب و نقائص اس پر محال بالذات کہ اس کے کمال ذاتی کے منافی ہیں، کفار میں ہرگز کوئی نہ ملے گا جو اس کی کسی صفت کمالیہ کا منکر یا معاذ اللہ اس کے عیوب و نقص کا مثبت نہ ہو، تو دہریے اگر قسم اوّل کے منکر ہیں کہ نفسِ وجود سے انکار رکھتے ہیں، باقی سب کفار دو قسم اخیر کے منکر ہیں کہ کسی کمالِ لازم ذات کے نافی یا کسی عیب منافی ذات کے مثبت ہیں، بہر حال اللہ عزوجل کو نہ جانتے ہیں وہ اور دہریے برابر ہوئے وہی لفظ وطرز ادا کا فرق ہے، دہریوں نے نرے سے انکار کیا اور ان قہریوں نے اپنے اوہام تراشیدہ کا نام خدا رکھ کر لفظ کا اقرار کیا، مولٰی سبحٰنہ وتعالٰی فرماتا ہے:

---

[1] القرآن الکریم ۳۱/ ۲۵

افرءیت من اتخذ الٰھہ ھوٰیہ[1] دیکھو تو وہ جس نے اپنی خواہش کو خدا بنالیا۔

ولہذا کریمۂ لیقولن اللہ کے تتمہ میں ارشاد ہوا: قل الحمد للہ بل اکثرھم لا یعلمون[2]۔ اگر ان سے پوچھو کہ آسمان و زمین کا خالق کون ہے، کہیں گے اللہ، قل الحمد للہ تم کہو حمد اللہ کو کہ اُس کے منکر بھی ان صفات میں اُسی کا نام لیتے ہیں اپنے معبودانِ باطل کو اس لائق نہیں جانتے، مگر کیا اس سے کوئی یہ سمجھے کہ وہ اللہ کو جانتے ہیں نہیں نہیں بل اکثرھم لا یعلمون ۝ بلکہ اکثر اُسے جانتے ہی نہیں، ان ھم الا یخرصون[3] ۝ وہ تو یونہی اپنی سی اٹکلیں دوڑاتے ہیں جیسے اور بہتیرے معبود گھڑلئے کہ:

ان ھی الا اسماء سمیتموھا انتم و اٰباؤکم ما انزل اللہ بھا من سلطٰن[4]۔ وہ تو نرے نام ہیں کہ تم نے اور تمہارے باپ دادوں نے دھرلئے اللہ نے اُن کی کوئی سند نہ اتاری۔

یونہی اپنی اندھی اٹکل سے ایک سب سے بڑی ہستی خیال کرکے اُس کا نام اللہ رکھ لیا ہے حالانکہ وہ اللہ نہیں کہ جس صفات کی اسے بتاتے ہیں اللہ عزوجل اُن سے بہت بلند و بالا ہے، تعالی اللہ عما یقول الظٰلمون علوا کبیرا ۝ سبحٰن رب العرش عما یصفون ۝

رہا یہ کہ یہاں اکثر سے نفی علم فرمائی **اقول اوّلاً** دفع شبہہ کو اتنا ہی کافی کہ آخر یہ اُن کے اکثر سے نفی ہے جو اقرار کرتے تھے کہ آسمان و زمین کا خالق اللہ ہی ہے معلوم ہُوا کہ اُن کا اقرار باللہ منافیِ جہل باللہ نہیں اور ہمارے سالبہ کلیہ کی نفی نہ فرمائے گا کہ یہ مفہوم لقب سے استدلال ہُوا اور وہ صحیح نہیں اکثر سے نفی سلب جزئی ہُوئی اور سلب جزئی کلی کو لازم ہے نہ کہ اُس کا منافی۔

ثانیاً ایسی جگہ اکثر پر حکم فرمانا قرآن عظیم کی سنت کریمہ ہے حالانکہ وہ احکام یقیناً سب کفار پر ہیں اوکلما عٰھدوا عھدا نبذہ فریق منھم بل اکثرھم لا یؤمنون[5] ۝ فان اکثرکم فٰسقون[6] ۝ ولکن الذین کفروا یفترون علی اللہ الکذب و اکثرھم لا یعقلون[7] ۝ ولکن اکثرھم یجھلون[8] ۝ یرضونکم بافواھھم و تأبٰی قلوبھم و اکثرھم فٰسقون[9] ۝ یعرفون نعمۃ اللہ ثم ینکرونھا و اکثرھم الکٰفرون[10] ۝ کافروں کو فرمایا اُن میں اکثر ایمان نہیں رکھتے، اُن کے اکثر فاسق ہیں، اُن کے

---

[1] القرآن الکریم ۴۵/ ۲۳ — [2] القرآن الکریم ۳۱/ ۲۵
[3] القرآن الکریم ۴۳/ ۲۰ — [4] القرآن الکریم ۵۳/ ۲۳
[5] القرآن الکریم ۲/ ۱۰۰ — [6] القرآن الکریم ۵/ ۵۹
[7] القرآن الکریم ۵/ ۱۰۳ — [8] القرآن الکریم ۶/ ۳۷
[9] القرآن الکریم ۹/ ۸ — [10] القرآن الکریم ۱۶/ ۸۳

اکثر بے عقل ہیں، اُن کے اکثر جاہل ہیں، اُن کے اکثر کافر ہیں حالانکہ وہ سب ایسے ہی ہیں ۔ یُونہی یہاں فرمایا کہ اُن کے اکثر نہیں جانتے حالانکہ اُن میں کوئی بھی نہیں جانتا یہاں تک کہ شیاطین کے بارے میں فرمایا یلقون السمع واکثرھم کٰذبون[1] اُن میں اکثر جھوٹے ہیں حالانکہ یقیناً وُہ سب جھُوٹے ہیں اور ان کے سوا اور آیاتِ کثیرہ، اب یا تو یہ کہ اکثر سے کُل مراد ہے جیسے کبھی کُل سے اکثر مراد ہوتا ہے کریمہ ومایتبع اکثرھم الا ظنا کے تحت میں مدارک التنزیل میں ہے: المراد بالاکثر الجمیع[2] (اکثر سے مراد کُل ہے۔ت) معالم التنزیل میں ہے:

اراد بالاکثر جمیع من یقول ذٰلک[3] — اکثر سے مراد وہ سب جو یہ کہتے ہیں (ت)

شہاب علی البیضاوی میں ہے:

یعنی ان الاکثر یستعمل بمعنی الجمیع کما یرد القلیل بمعنی العدم، وحمل النقیض علی النقیض حسن وطریقۃ مسلوکۃ[4] اھ اقول لکن لا شک ان منہم من لایتبع ظنا ولا وھما ولا ادنی شبھۃ انما یتبع ھوی نفسہ عنادا او استکبارا یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم[5]، فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ فلعنۃ اللہ علی الکٰفرین[6] جحدوا بہا واستیقنتہا

یعنی اکثر بمعنی کُل ہے جیسے قلیل بمعنی معدوم استعمال ہوتا ہے اور ایک نقیض کی مراد پر دوسری نقیض کو مراد لینا اچھا اور مروج طریقہ ہے اھ میں کہتا ہوں، لیکن اس میں شک نہیں کہ ان کے بعض ظن اور وہم اور کسی ادنٰی شُبہ میں مبتلا نہیں وہ تو قطعاً عناد اور تکبر کی بنا پر نفسانی خواہش کے پیروکار ہیں (جس کو قرآن میں ہم نے یوں بیان فرمایا) نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ خوب جانتے ہیں جیسے وہ اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں (اور فرمایا) جب انکی پہچان کے مطابق وہ تشریف لائے تو انھوں نے اس کا انکار کردیا تو

۱؎ القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۳
۲؎ مدارک التنزیل سورۃ یونس آیۃ ومایتبع اکثرھم الا ظنا کے تحت دارالکتاب العربی بیروت ۲/ ۱۶۳
۳؎ معالم التنزیل علی ہامش الخازن " " " " " " " " مصطفی البابی مصر ۳/ ۱۸۹
۴؎ حاشیۃ الشہاب علی البیضاوی " " " " " " دار صادر بیروت ۵/ ۲۸
۵؎ القرآن الکریم ۲/ ۱۴۲ و ۶/ ۲۰
۶؎ " " ۲/ ۸۹

انفسهم ظلما وعلوا[1]، وقد سلفت الاٰیة یعرفون نعمة الله ثم ینکرونها، نعمة الله محمد صلی الله تعالٰی علیه وسلم[2] قال ابن عباس رضی الله تعالٰی عنهما۔

کافروں پر اللہ تعالٰی کی لعنت ہے (نیز فرمایا) انھوں نے ان کا انکار کردیا باوجودیکہ دلی طور پر وہ یقینی سمجھتے تھے یہ انکار ظلم اور تکبر کی بناء پر کیا۔ پہلے آیہ کریمہ گزری کہ اللہ تعالٰی کی نعمت کو پہچانتے ہیں اور پھر اس کا انکار کرتے ہیں، ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے قول کے مطابق نعمۃ اللہ سے مراد محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم ہیں (ت)

اقول (میں کہتا ہوں۔ ت) یا یہ کہ اُن میں سے جو علمِ الٰہی میں ایمان لانے والے ہیں اُن کا استثناء فرمایا جاتا ہے۔

وھو مسلک حسن نفیس ذھب الیه خاطری بحمد الله تعالٰی اول وھلة ثم رأیت العلامة ابا السعود اشار الیه فی "ارشاد العقل السلیم" حیث قال تخصیص اکثرھم للتلویح بما سیکون من بعضھم من اتباع الحق والتوبة[3]۔

یہ نفیس اور خوب مسلک ہے، ابتداءً ہی میرا دل اس کی طرف مائل ہُوا، پھر میں نے علامہ ابوالسعود کو "ارشاد العقل السلیم" میں اس کی طرف اشارہ کرتے ہُوئے پایا جہاں انھوں نے فرمایا کہ خصوصیت سے اکثر کفار کا ذکر اس لئے کہ ان میں سے بعض حق کی اتباع اور توبہ کو پالیں گے (ت)

مشرکین کا جہل باللہ تو اُسی کریمہ سے ثابت جس سے اُن کے جاننے پر شبہہ میں استدلال تھا مگر بیانِ توحید پر کلام کیجئے جن میں نصارٰی بھی باوصف تثلیث اپنے آپ کو شریک کرتے ہیں اور شرع مطہر نے بھی اُن کے احکام کو احکامِ مشرکین سے جُدا فرمایا۔

فاقول وباللہ التوفیق (پس میں کہتا ہوں اور توفیق اللہ تعالٰی سے ہے۔ ت):

(۱) فلاسفہ کے جھوٹے خدا فلاسفہ ایسے کو خدا کہتے ہیں جو صرف ایک عقل اول کا خالق ہے، دوسری چیز بنا ہی نہیں سکتا، تمام جزئیاتِ عالم سے جاہل ہے،

---

[1] القرآن الکریم ۲۷/ ۱۴

[2] الجامع لاحکام القرآن بحوالہ السدی دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۰/ ۱۶۱

[3] ارشاد العقل السلیم سورۃ یونس آیۃ وما یتبع اکثرھم الا ظنا دار احیاء التراث العربی بیروت ۴/ ۱۴۵

اپنے افعال میں مختار نہیں، اجسام کو معدوم کر کے پھر نہیں بنا سکتا، ولہذا حشر اجساد کے منکر ہیں، آسمان اس نے نہ بنائے بلکہ عقلوں نے، اور ایسے مضبوط گھڑے کہ فلسفی خدا انھیں شق نہیں کر سکتا، ولہذا قیامت کے منکر ہیں وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ، کیا انھوں نے خدا کو جانا، حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون۔

(۲) آریہ کے چھوٹے خدا

آریہ ایسے کو ایشر کہتے ہیں جس کے برابر کے ہم عمر دو واجب الوجود اور ہیں روح و مادہ۔ ایشر نہ ان کا خالق نہ ان کا مالک اور ناحق ناروا انھیں دبا بیٹھا ان پر ظالمانہ حکم چلا رہا ہے۔ ایسے کو جس کا اصلاً کوئی ثبوت ہی نہیں آریہ نے زبردستی مان رکھا ہے۔ جب رُوح و مادہ بے کسی کے بنائے آپ ہی ازل سے موجود ہیں تو کیا آپ ہی اپنا میل نہیں کر سکتے تو جونوں کے بننے میں بھی اُس کے وجود پر دلیل نہیں، رہا جونوں کا بدلنا وہ کرم کے ہاتھ ہے ایشور کی کیا حاجت اور اُس کے ہونے پر کیا دلیل، ایسے کو جو[1] مان رکھتا ہے اور وہ اس کی جان کی حفاظت کرتی ہے تو باپ بھی ضرور ہوگا کہ خود آریہ ولادتِ مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام پر کہتے ہیں کہ بے باپ ولادت زا مضحکہ ہے، جب ایشور کے ہوتے ہوئے بے باپ ولادت نہیں ہو سکتی تو جب ایشور بھی نہ تھے اُن کی ماتا آپ سے آپ کیسے گربھ کر لاتی۔ اور خالی انڈا ہو بھی تو گندا۔ ایسے کو جو[2] بستر پر بیمار پڑا اور اپنی ماں کو دوا کے لئے پکار رہا ہے وید آتے اور اس کا تنگ حال دیکھ کر [illegible] کرتے اور سر ہلاتے ہیں، ایسے کو جس سے زیادہ علم و عقل والے موجود ہیں یہ اپنی بیماری میں جن کی دوہائی دیتا اور چیخ رہا ہے کہ او سیکڑوں طرح کے عقل و علم والو! تمھاری ہزاروں بوٹیاں[3] ہیں اُن سے میرے شریر کو نروگ کرو، اے اماں جان! تو بھی ایسا ہی کر، ایسے کو جو گونگا ہے اصلاً بول نہیں سکتا (اور یہ دوا کے لئے دوہائی تہائی کون مچا رہا تھا) بات تو یوں نہیں کرتا کہ انسان کی مشابہت نہ پیدا ہو مگر وید اتارنے کے لئے رشیوں کو بینڈ باجے کی طرح بجاتا اور کٹھ پتلیوں کی مانند نچاتا ہے فضیلت انسانی میں مشابہت گوارا نہ ہوئی اور بجانے نچانے کے رذیل

عه ۱ دیکھو یجروید ۱۲

عه ۲ یجروید ادھیا ۱۲ و ۱۴

عه ۳ یہ سمجھ میں آنے کی بات نہیں کہ بوٹی بواؤ معروف اور ان کے پاس ہو ایشر جی کے پاس نہ ہو، دیکھنا کہیں یہ بوٹی بواؤ مجہول تو نہیں، یہ ضرور ایشر جی کے یہاں کہاں کہ ان کے ہوم کرنے والے ماس سے بہت برا مانتے ہیں عجب نہیں کہ بیماری میں طاقت آنے کے لئے مسلمانوں سے گوشت کی بوٹیاں مانگتے ہوں ۱۲ اعجب العجاب تصنیف مولوی نواب مرزا صاحب قادری برکاتی رضوی۔

کاموں میں شرکت کی حاجت

فکرِ ہر کس بقدرِ ہمت اوست

(ہر شخص کی فکر اس کی ہمت بھر ہوتی ہے۔ ت)

اس بجنے ناچنے میں جو کچھ رشیوں کے سُر بولے وہ اس کی الہامی کتاب وید ہے، ایسے کو جس نے یوگ جیسی بیحیائی کو ذریعہ نجات کیا ہے[۱] ایسے کو جس کے ہزار سر ہیں [۲] دو مُونھے سانپ سے پانسو حصے سوا ہزار آنکھ ہیں ہر سر میں ایک ہر منہ سے کانا، یا بعض چہروں میں کئی کئی باقی چہروں سے اندھا ہزار پاؤں ہیں کنکھجورا تو نہیں جسے ہزار پا کہتے ہیں۔ ایسے کو جو زمین پر ہر جگہ ہے اُلٹا سیدھا، نٹ کی کلا کو بھی مات کیا اور کلام حرام کہ انسان سے مشابہت نہ ہو پھر جگہ پاخانہ بھی ہے سیدھا ہوتا تو پاؤں ہی بھرتے اُلٹا بھی ہے تو سر بھی سنا تب بھی دس انگل کے فاصلے پر ہر آدمی کے آگے بیٹھا ہے تو ہر جگہ کب ہوا پھر دو آدمی آمنے سامنے دس انگل کے فاصلے سے ہوں تو ان میں ہر ایک ایشور کا جگہ میں شریک ہوا اور دو انگل کے فاصلے پر ہوں تو ایشور آٹھ آٹھ انگل ہر ایک کے پیٹ میں گُھسا ٹھہرا، ایسے کہ جو سرو بیاپک ہے ہر چیز میں حلول کئے ہوئے ہے ہر مادہ کی فرج ہر شخص کی مقعد ہر پاخانے کی ڈھیری میں نجاست کا کیڑا بھی اتنا گھناؤنا تو نہیں ہوتا۔ پھر یہ سب جگہ رہا ہوا ایک ہی ایشور ہے یا ہر جگہ نیا، بر تقدیر دوم ایشوروں کی گنتی تمام مخلوقات کے شمار سے بڑھ گئی تو پار ضرور ہی اسی پر توحید کا دم بھرتے ہیں، بر تقدیر اول ایشور کے سنکھوں مہا سنکھوں ٹکڑے ہوئے کہ ذرے ذرے بھر جگہ میں اس کا نیا ٹکڑا ہے تو ایشور مرکب ہوا اور ہر مرکب محتاج ہے کہ جب تک اس کے سب اجزا اکٹھے نہ ہوں نہیں ہو سکتا، تو ایشور محتاج ہوا، پھر جب ہر جگہ رما ہوا ہے فرض کرو ایک شخص نے دوسرے کے جُوتا مارا تو یہ فضا جس میں جُوتا چل کر اُس کے بدن تک گیا اس میں بھی ایشور تھا یا نہیں، نہ کیونکر ہوگا وہ سب جگہ ہے اور جب یہاں بھی تھا تو جُوتا آتے ہوئے دیکھ کر ہٹ گیا یا جُوتا اس کے اندر ہوتا ہوا گزر گیا ہٹ تو سکتا نہیں ورنہ ہر جگہ کب رہا یہ جگہ خالی ہو جائے گی ضرور جُوتا اُس میں ہو کر گزرا عجب ایشور کے جُوتے سے پھٹ گیا، پھر اُس شخص کے جس حصۂ بدن پر جوتا پڑا وہاں بھی ایشور تھا یا نہیں، نہ کیسے ہوگا ورنہ ہر جگہ نہ رہے گا اور جب وہاں بھی تھا تو اب بتاؤ کہ یہ جُوتا کس پر پڑا، کاش نرا اُلٹا ہوتا تو پاؤں پہ لگتا، سیدھا بھی ہے تو سر پر پڑا، یہ ہیں آریہ اور اُن کا ایشور، کیا اُنھوں نے خدا کو جانا، حاشَ للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○

---

[۱] یہاں سے اُن الفاظ تک کہ ہر آدمی کے آگے بیٹھا ہے جس جس عبارت پر خط ہے یہ مضمون یجروید ادھیا ۳۱ منتر اول کا ہے ۱۲۔

(۳) مجوس کے جھوٹے خدا

ایسے کو خدا کہتے ہیں جس کے برابر کی چوٹ کا دوسرا خالق شیطان ہے، پھر بعض کے نزدیک تو شیطان اُس کا مخلوق ہی نہیں اُسی کی طرح واجب الوجود ہے خود بخود موجود ہے جب تو شیطان اُس کا ہمسر ہونا ظاہر، اور جن کے نزدیک وُہ بھی اسی سے پیدا ہوا وہ اور سخت اعجوبہ ہے یزدان سے کوئی جزئی شر تو اس لئے نہ بن سکا کہ وہ خیر محض ہے اُس سے شر کیونکر پیدا ہو، مگر اہرمن کی ہر شر کی جڑ اور کلی شر ہے اس سے پیدا ہوگیا اور جب سب شر اہرمن سے پیدا ہیں اور اہرمن یزدان سے تو جملہ شرور کا ٹھیکا یزدان ہی کے ماتھے رہا، ایسے کو جسے بیٹھے بٹھائے ایک دن فکر ہوئی کہ اگر کوئی میرا مخالف ہو تو کیسا ہو اس خیال فاسد سے ایک دُھواں اُٹھا جو شیطان بنا اور اس نے قوت پکڑی یہاں تک کہ لشکر جوڑ کر یزدان کے مقابل ہُوا مجوس کا یزدان اُس کے مقابلہ کی تاب نہ لاکر بھاگا اور جنت میں قلعہ بند ہوا، اہرمن تین ہزار برس جنت کا محاصرہ کئے رہا، یزدان اُس کا کچھ نہ بگاڑ سکا، آخر فرشتوں نے بیچ بچاؤ کر کے تصفیہ کرادیا کہ سات ہزار برس دنیا میں شیطان سلطنت کرے پھر ملک یزدان کو سونپ دے، مجوس کا یزدان طول محاصرہ سے عاجز آچکا تھا جبراً و قہراً قبول کیا اور اب اس سے دعا فضول کی کہ وُہ دنیا کی سلطنت سے معزول، ایسے کو جس نے بیٹے کے لئے ماں باپ کے لئے بیٹی جیسی بہنیاں حلال کی ہیں، کیا انھوں نے خدا کو جانا، حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○

(۴) یہود کے جھوٹے خدا

یہود ایسے کو خدا کہتے ہیں جو آسمان و زمین بنا کر اتنا تھکا کہ عرش پر جاکر پاؤں پر پاؤں رکھ کر چت لیٹ گیا، ایسے کو جو اُن میں بعض کے نزدیک عزیر کا باپ ہے، ایسے کو جو ایک حکم دے کر اس کا پابند ہوجاتا ہے زمانہ و مصالح کتنے ہی بدلیں اس کے بدلے دوسرا حکم نہیں بھیج سکتا ولہذا نسخ کے منکر ہیں اور شریعت موسوی کو ابدی کہتے اور اس صریح کذب کا افترا اپنے معبود کے سر دھرتے ہیں، ایسے کو جس نے آپ ہی قوم نوح پر طوفان بھیجا پھر اپنی اس حرکت پر ایسا نادم ہُوا اتنا رویا کہ آنکھیں دُکھ آئیں نسخ تو پچتانا ٹھہر کر محال حالانکہ اُسے پچتانے سے کوئی تعلق نہیں، رات کو دن کرتا ہے پھر دن کو رات کر دیتا ہے، کوئی مجنون ہی اسے پچتانا کہے گا جب احکام تکوینیہ میں یہ ہے احکام تشریعیہ میں کون مانع ہے، خیر وُہ تو پچتانے کے خوف سے نہ بدل سکے مگر آدم کو بنا کر پچتایا اور طوفان بھیج کر تو پچتانے کا وُہ طوفان آیا جس نے رُلا رُلا کر آنکھوں کا یہ دن کر دکھایا، ایسے کو جس نے یہودی کے لئے اسکی سگی بہن حلال کی اور توراۃ میں سگی حرمت غلط لکھ دی اس لئے کہ شریعت آدم میں یقیناً حلت تھی اب حرام کرے تو منسوخی حکم سے پچتانا ٹھہرے ایسے کو جس نے خلیل و سمٰعیل علیہما الصلوٰۃ والسلام کی دعا قبول کی اور اُن سے کہا کہ میں سمٰعیل و اولادِ سمٰعیل کو برکت دی اور تمام خیر و خُوبی اُن میں رکھی عنقریب تمام اُمتوں پر اُنھیں غالب کروں گا اور اُن میں اُنھیں میں سے اپنا رسول اپنے کلام کے ساتھ بھیجوں گا، پھر کیا کچھ نہیں بلکہ ان کا عکس کیا جیسا یہود بکتے ہیں۔ ایسے کو کہ نہ توریت اُس کی کتاب

نہ موسیٰ سے اُس کا کلام، یہ سارے کرشمے ایک فرشتے کے ہیں۔ کیا انھوں نے خدا کو جانا، حاشَ للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ۝

(۵) نصارٰی کے جھوٹے خدا

نصارٰی ایسے کو خدا کہتے ہیں جو مسیح کا باپ ہے اور مزہ یہ کہ اُس کے بھائیوں[1] کا بھی باپ ہے، اُس[2] کے شاگردوں کا باپ ہے، اُس[3] کے چھوٹے جھنڈ کا باپ ہے، ہر عیسائی[4] کا باپ ہے، پھر ہر مصلح[5] کا باپ ہے، خود آدمیوں کے باپ آدم کا باپ ہے، تو ہر بشر کا باپ ہے یہاں تک کہ حکم[6] ہے کہ زمین پر کسی کو اپنا باپ مت کہو کیونکہ تمھارا ایک ہی باپ ہے جو آسمان پر ہے، یہ کچھ تو نات پودھ پھیلی ہوئی ہے اور پھر اکیلا مسیح[7] اُس کا اکلوتا، ایسے کو جو اپنے اکلوتے کو سُولی سے نہ بچا سکا، ایسے کو کہ جب اس کا بیگناہ اکلوتا یہاں کی مصیبت جھیل کر یاں یاں عیسائیوں کا خدا مخلوق کے بارے سے دم گنوا کر باپ کے پاس گیا اُس نے اکلوتے کی یہ عزت کی اُس کی مظلومی و بیگناہی کی یہ داد دی کہ اُسے[8] دوزخ میں جھونک دیا اوروں کے بدلے اسے تین دن جہنم میں بھونا، ایسے کو جو روٹی[9] اور گوشت کھاتا ہے اور سفر سے آکر اپنے پاؤں دُھلوا کر درخت کے نیچے آرام کرتا ہے درخت اونچا اور وہ نیچا ہے، ایسے کو جو فقط زندوں[10] کا خدا ہے مُردوں کا نہیں جو جو مرتے جاتے ہیں اُس کی خدائی سے نکلتے جاتے ہیں، ایسے کو جو اپنے ایک بندے[11] سے رات کو صبح ہونے تک کشتی لڑا اور اُسے گرانہ سکا جب دیکھا کہ میں اس پر غالب نہیں آتا اُس کے پاؤں کی نس چڑھا کر کمزور کیا، ایسے کو جس کا بیٹا[12] اُسے جلال بخشتا ہے آریوں کے ایشور کی تو ماں اس کی جان کی حفاظت کرتی تھی عیسائیوں کے خدا کا بیٹا اُسے عزت بخشتا ہے کیوں نہ ہو سپوت ایسے ہی ہوتے ہیں اُس پر پھر اسے بے خطا جہنم میں جھونکنا کیسی محسن کشی نا انصافی ہے۔ ایسے کو جو[13] یقیناً دغا باز ہے پچتاتا[14] بھی ہے

ع۱ انجیل یوحنا باب ۲۰ درس ۱۷

ع۲ انجیل متی باب ۵ درس ۴۵ و ۴۸ و باب ۶ درس ۲ و ۴ و ۱۵ و ۱۸ و ۲۶ و ۳۲ و باب ۷ درس ۱۱۔ و انجیل لوقا باب ۱۱ درس ۲ و باب ۱۲ درس ۳۰۔

ع۳ انجیل لوقا باب ۲ درس ۳۲۔

ع۴ پولس کا خط گلتیوں کو باب ۳ درس ۲۶

ع۵ انجیل متی باب ۵ درس ۹۔

ع۶ انجیل لوقا باب ۳ درس ۳۸

ع۷ انجیل متی باب ۲۳ درس ۹۔

ع۸ مسئلہ کفارہ ۱۲

ع۹ پیدائش باب ۱۸ درس ۴ تا ۸۔

ع۱۰ انجیل متی باب ۲۲ درس ۳۲

ع۱۱ موسیٰ کی پہلی کتاب باب ۳۲ درس ۲۵ و ۲۴

ع۱۲ انجیل یوحنا باب ۱۷ درس اول

ع۱۳ کتاب یرمیاہ نبی باب ۴ درس ۱۹

ع۱۴ کتاب یرمیاہ باب ۱۵ درس ۶

تھک جاتا بھی ہے، ایسے کو جس[1] کی دو جوروئیں ہیں دونوں پکی زناکار حد بھر کی فاحشہ، ایسے کو جس[2] کے لئے زنا کی کمائی فاحشہ کی خرچی کمال مقدس پاک کمائی ہے، ایسے کو جس[3] نے باندی غلام بنانا جائز رکھ کر نصاریٰ کے دھرم میں حد درجے کی ناپاک ظالمانہ وحشیانہ حرکت کی، اور پھر خالی[4] کام خدمت ہی کے لئے نہیں بلکہ موسیٰ کو حکم دیا کہ مخالفوں کی عورتیں پکڑ کر حرم بناؤ اُن سے ہم بستری کرو، ایسے کو جس[5] کی شریعت محض باطل ہے اُس سے راستبازی نہیں آتی اُسے ایمان[6] سے کچھ علاقہ نہیں جو اس کی شریعت[7] پر عمل کرے ملعون ہے بلکہ اس کا اکلوتا بیٹا[8] خود ہی ملعون ہے پھر بھی ایسی لعنتی شریعت[9] پر عمل کا حکم دیتا بندوں سے اس کا التزام مانگتا اُسکے ترک[10] پر عذاب کرتا ہے، ایسے کو جو[11] اتنا جاہل کہ نہایت سیدھا سا حساب نہ کر سکا بیٹے کو باپ سے عمر میں بڑا بتایا گیا[12]، ایسے کو جو اتنا بھلکڑ کہ اپنے اکلوتے کے باپوں کی صحیح گنتی نہ گن سکا کہیں داؤد تک اس کے ستائیس باپ کہیں پندرہ بڑھا کر بیالیس باپ وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ، کیا انھوں نے خدا کو جانا۔ حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ۝

(۶) نیچریوں کے جھوٹے خدا

نیچری ایسے کو خدا کہتا ہے جو نیچر کی زنجیروں میں جکڑا[13] ہے اس کے خلاف کچھ نہیں کر سکتا اور نیچر بھی اتنا جو نیچری کی سمجھ میں آئے جو اس کی ناقص عقل سے وراء ہے معجزہ ہو یا قدرت سب باد ہوا ہے، ایسے کو جس نے (خاک بدہن ملعونان) جھوٹا دین اسلام بھیجا کہ اس میں باندی غلام حلال کیا (اگرچہ پیر نیچر کے نزدیک ابتدا ہی میں) اور[14] وہ دین جس

---

[1] کتاب حزقیل نبی باب ۲۳ ورس ۱ تا ۲۳

[2] کتاب یسعیاہ نبی باب ۲۳ ورس ۱۸

[3] خروج باب ۱۲ ورس ۱ و ۴ تا ۶ و پیدائش باب ۱۶ ورس ۱ تا ۶ وغیرہ۔

[4] استثنا باب ۷ ورس ۲ و باب ۲۱ ورس ۱۰ و ۱۱

[5] پولس کا خط گلتیون کو باب ۳ ورس ۱۱۔

[6] ایضاً ورس ۱۲

[7] ایضاً ورس ۱۰ و ۱۳

[8] ایضاً ورس ۱۳

[9] انجیل متی باب ۲۳ ورس ۲۳

[10] کتاب یرمیاہ باب ۹ ورس ۱۲ تا ۱۶

[11] تواریخ کی دوسری کتاب باب ۲۲ ورس ۱ و ۲ مع باب ۲۱ ورس ۲۰

[12] انجیل لوقا ورس ۲۳ تا ۳۱ مع انجیل متی ورس ۶ تا ۱۷۔

[13] رسالہ سید احمد خاں پیر نیچر ابطال غلامی صفحہ ۳ ایسی حالت صانع کی مرضی نہیں ہو سکتی صاف عیاں ہے کہ غلامی اس قادر مطلق کی مرضی اور قانون قدرت دونوں کے برخلاف ہے صفحہ ۲۰ غلامی خدا کی مرضی کے مطابق نہیں ہو سکتی کیا پاک پروردگار ہی ناپاک چیز کو انسان کے حق میں جائز کرتا اصلی ظلم اور ٹھیٹ ناانصافی ہے

(باقی اگلے صفحہ پر)

میں باندی غلام بنانا حلال ہوا ہو نیچری کے نزدیک خدا کی طرف سے ہرگز نہیں ہوسکتا، ایسے کو جس نے مدتوں اسلام میں اپنی خلاف مرضی باتیں ناپاک چیزیں، اصلی ظلم، ٹھیٹ ناانصافی روا رکھی، ایسی باتیں بہائم کی حرکتیں کہ ایک لمحہ کے لئے بھی یہ بات مانی نہیں جاسکتی کہ سچا مذہب جو خدا کی طرف سے اترا ہو اُس میں ایسے امور جائز ہوں۔ ایسے کو جوان سخت ظالموں، ٹھیٹ ناانصافوں جانور سے بدتر وحشیوں کو جن کا

(بقیہ حاشیہ صفحہ گزشتہ)

خدا ایسے قصور کا تقصیروار نہیں ہوسکتا صفحہ ۲۴ جو امور لونڈیوں اور قیدی عورتوں کے ساتھ جائز سمجھے جاتے ہیں کیا حرکات بہائم سے کچھ زیادہ رتبہ رکھتے ہیں کیا وہ کسی مذہب کے سچے اور خدا کے دئے پر دلیل ہوسکتے ہیں، حاش وکلا ایک لمحہ کے لئے بھی یہ بات مانی نہیں جاسکتی کہ سچا مذہب جو خدا کی طرف سے اترا ہو اس میں ایسے امور جائز ہوں، صفحہ ۲۵ یہودی مذہب نے غلامی کے قانون کو جائز سمجھا اور عیسٰی مسیح نے اس کی نسبت کچھ نہ کہا مگر محمد صلے اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے جو کچھ کہا اس کو کسی نے نہ سمجھا، صفحہ ۲۹ زمانہ اسلام میں بھی غلامی کی رسم پر جب تک آیت حریت نازل نہ ہوئی کچھ تھوڑا سا عملدرآمد ہوا، اس میں کچھ شک نہیں کہ قبل نزول آیت حریت جو غلام موجود تھے ان کو اسلام نے دفعۃً آزاد نہ کیا نہ ان کے تعلقات کو توڑا، ملاحظہ ہو موسوی، عیسوی، محمدی تینوں دین باطل کردئے، موسوی تو یوں کہ اس نے غلامی کے قانون کو جائز رکھا، اور عیسوی یوں کہ عیسٰی مسیح نے ایسی شدید بیحیائی ٹھیٹ ظلم پر کچھ نہ کہا نبی کا کسی بات پر سکوت بھی اسے جائز کرنا ہے، اسلام یوں کہ صدر اسلام میں غلامی کی رسم پر عملدرآمد رہا پھر جب اس مرتد کے زعم میں آیت آزادی اتری اس نے بھی اگلے حکموں کو برقرار رکھا، ان بے حیائیوں کو معدوم نہ کیا۔ سود منع فرمایا جب تو یہ حکم دیا کہ پہلے کا جو باقی رہا ہو وہ ابھی چھوڑ دو ورنہ اللہ و رسول سے لڑائی کو تیار ہوجاؤ، اور یہاں موجودہ ظلموں بے حیائیوں کو قائم رکھا جائز کردیا فقط آئندہ کے لئے اس کے زعم ملعون میں منع کیا، بہرحال تینوں دینوں میں ہمیشہ یا ایک زمانہ دراز تک رسم غلامی جائز رہی، اور خود کہہ چکا کہ ایک لمحہ کے لئے یہ بات نہیں مانی جاسکتی کہ سچا مذہب جو خدا کی طرف سے اترا ہو اس میں ایسے امور جائز ہوں، کیسا صاف صریح کہہ دیا کہ موسوی، عیسوی، محمدی تینوں دین باطل، اور پھر عجب ہے کہ اس کے پیرو اُسے نہ صرف مسلمان بلکہ اسلام کا سنوارنے والا بتاتے ہیں کلّا واللہ بلکہ ابٰی واستکبر وکان من الکٰفرین[1]، وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[2] (منکر ہوا اور غرور کیا اور کافر ہوگیا، عنقریب جان لیں گے ظالم کس کروٹ پر پلٹا کھائیں گے۔ ت) ۱۲ منہ علیہ الرحمۃ

---

[1] القرآن الکریم ۲/ ۳۴ [2] القرآن الکریم ۲۶/ ۲۲۷

چھوٹا بڑا اول سے آج تک اُن ناپاکیوں پر اجماع کئے ہوئے ہے خیر الامم کا خطاب دیتا اور اپنے چُنے ہوئے بندے کہتا ہے۔ ایسے کو جس نے کہا تو یہ کہ روشن آیتیں بھیجتا ہوں تمھیں اندھیریوں سے نکال کر روشنی میں لاتا ہوں اور کیا یہ کہ جو کہی کہہ مکرنی کہی تمثیلی داستان پہیلیاں چیستان لفظ کچھ مراد کچھ جو لغۃً عرفاً کسی طرح اُس کا مفہوم نہ ہو۔ فرشتے، آسمان، جن، شیطان، بہشت، دوزخ، حشر اجساد، معراج، معجزات سب باتیں بتائیں اور بتائیں بھی کیسی ایمانیات ٹھہرائیں اور من میں یہ کہ درحقیقت یہ کچھ نہیں یوہیں طوطا مینا کی سی کہانیاں کہہ سنائیں وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ کیا انھوں نے خدا کو جانا۔ حاشَ للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○

(۷) چکڑالوی کے جھوٹے خدا

چکڑالوی ایسے کو خدا کہتا ہے جس کے رسول کی قدر ایک ڈاکئے سے زیادہ نہیں جس نے اپنے نبی کا اتباع کچھ نہ رکھا ایسے کو جس نے کہا تو یہ کہ میری کتاب میں ہر شئے کا روشن بیان ہے ہر چیز کی پوری تفصیل ہے ہم نے اس میں کوئی بات اٹھا نہ رکھی اور حالت یہ کہ نماز فرض کی اور یہ بھی نہ بتایا کہ کے وقت کی، یہ بھی نہ بتایا کہ ہر وقت میں کے رکعتیں، یہ بھی نہ بتایا کہ اس کے پڑھنے کی ترکیب کیا ہے اس کے ارکان کیا ہیں، اگر رکوع سجود قیام قرأت اس کے رکن مانے بھی جائیں اگرچہ اس نے کہیں اس کا اظہار نہ کیا، تو ان میں آگے کیا ہو پیچھے کیا اس کے مفسدات کیا کیا ہیں کیونکر جاتی ہے کیونکر ہوتی ہے سب سے بڑا فرض ایمان اُس میں تو یہ گول مجمل بے سود بیان جس سے کچھ پتا ہی نہ چلے اور دعوے وہ ہے کہ جملہ اشیاء کا روشن بیان، مزہ یہ کہ متواترات کی جڑ کاٹ دی کہ سوا میری کتاب کے کچھ حجت نہیں، اپنی کتاب کیا وہ خود ہمارے ہاتھ میں دے گیا یہ بھی تو ہم کو تواتر ہی سے ملی جب تواتر حجت نہیں یہ بھی حجت نہیں غرض ایمان اسلام سب برباد و ناکام وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ کیا اس نے خدا کو جانا۔ حاشَ للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○

(۸) قادیانی کے جھوٹے خدا

ایسے کو خدا کہتا ہے جس[۱] نے چار سو جھوٹوں کو اپنا نبی کیا اُن سے جھوٹی پیشین گوئیاں کہلوائیں جس نے ایسے[۲] کو ایک عظیم الشان رسول بنایا جس کی نبوت پر اصلاً دلیل نہیں بلکہ اُس کی نفیِ نبوت پر دلائل قائم جو (خاک بدہن ملعونان) ولد الزنا[۳] تھا جس کی تین دادیاں نانیاں زناکار کسبیاں تھیں۔ ایسے کو جس[۴] نے ایک بڑھئی کے

عہ۱ ازالہ ص ۶۲۹
عہ۲ اعجاز احمدی ص ۱۳
عہ۳ ضمیمہ انجام آتھم ص ۷
عہ۴ رسالہ کشتی نوح ص ۱۶ مع نوٹ۔

بیٹے کو محض جھوٹ کہہ دیا کہ ہم نے بن باپ کے بنایا اور اس پر یہ فخر کی جھوٹی ڈینگ ماری کہ یہ ہماری قدرت کی کیسی کھلی نشانی ہے۔ ایسے کو جس[عہ1] نے ایک بدچلن عیاش کو اپنا نبی کیا جس نے ایک[عہ2] یہودی فتنہ گر کو اپنا رسول کرکے بھیجا جس کے پہلے ہی فتنہ نے دنیا کو تباہ کر دیا۔ ایسے کو جو اُسے[عہ3] ایک بار دنیا میں لاکر دوبارہ لانے سے عاجز ہے وہ جس نے ایک[عہ4] شعبدہ باز کی مسمریزم والی مکروہ حرکات قابلِ نفرت حرکات جھوٹی بے ثبات کو اپنی آیات بیّنات بتایا، ایسے کو جس کی آیات بینات لہو ولعب ہیں اتنی بے اصل کہ عام لوگ ویسے عجائب کر لیتے تھے اور اب بھی کر دکھاتے ہیں بلکہ آجکل کے کرشمے اُن سے زیادہ بے لاگ ہیں اہل کمال کو ایسی باتوں سے پرہیز رہا ہے۔ ایسے کو جس نے اپنا[عہ5] سب سے پیارا بروزی خاتم النبیین دوبارہ قادیان میں بھیجا مگر اپنی جھوٹ فریب تمسخر ٹھٹول کی چالوں سے اُس کے ساتھ بھی نہ چوکا اُس سے کہہ دیا کہ تیری جورو کے اس حمل سے بیٹا ہوگا جو ابنیاء کا چاند ہوگا بادشاہ اُس کے کپڑوں سے برکت لیں گے، بروزی بیچارہ اس کے دھوکے میں آکر اُسے اشتہاروں میں چھاپ بیٹھا اسے توں ملک بھر میں جھوٹا بننے کی ذلت ورسوائی اوڑھنے کے لئے یہ چل دیا اور جھٹ پٹ میں اُلٹی کل پھرا دی بیٹی بنا دی بروزی بیچارہ کو اپنی غلط فہمی کا اقرار چھاپنا پڑا اور اب دوسرے پیٹ کا منتظر رہا ابکی یہ مسخرگی کی کہ بیٹا دے کر امید دلائی اور ڈھائی برس کے بچے ہی کا دم نکال دیا نہ نبیوں کا چاند بننے دیا نہ بادشاہوں کو اُس کے کپڑوں سے برکت لینے دی، غرض کہ اپنے چہیتے بروزی کا جھوٹا کذاب ہونا خوب اچھالا اور اس پر مزہ یہ کہ عرش[عہ6] پر بیٹھا اُس کی تعریفیں گا رہا ہے، اس پر بھی صبر نہ آیا بروزی کے چلتے وقت کمال بے حیائی کی ذلت ورسوائی تمام ملک میں طشت ازبام ہونے کے لئے اُسے یوں چاؤ دلایا کہ اپنی بہن احمدی کی بیٹی محمدی کا پیام دے، بروزی بیچارے کے منہ میں پانی بھر آیا پیام پر پیام، لالچ پر لالچ دھمکی پر دھمکی، اُدھر احمدی کے دل میں ڈال دیا کہ ہرگز نہ بھیج، یوں لڑائی ٹھنوا کر اپنے امدادی وعدوں سے بروزی کی امید دار بڑھائی کہ دیکھ احمدی کا باپ اگر دوسری جگہ اس کا

عہ1 ضمیمہ مذکورہ صفحہ ۷

عہ2 مواہب الرحمٰن صفحہ ۲۷

عہ3 دافع البلا صفحہ ۱۵

عہ4 ایضاً عبارت مذکورہ

عہ5 ازالہ آخر صفحہ ۱۵۱ تا آخر صفحہ ۱۶۲۔

عہ6 دافع البلا صفحہ ۳ و صفحہ ۹ وغیرہ۔

عہ7 اعجاز احمدی ص ۶۹

نکاح کر دے گا تو ڈھائی برس میں وہ مرے گا اور تین برس میں وہ شوہر، یا بالعکس، بروزی جی تو ہمیشہ اُس کی چالوں میں آجاتے تھے اسے بھی چپ چاپ بیٹھے یہاں تک تو وہی جھوٹی پیشین گوئیاں رہتیں جو سدا کی تھیں۔ اب اُس قادیانی کے ساختہ خدا کو اور شرارت سوجھی جھٹ بروزی کو وحی پھنسا دی کہ "نہ وجنا کہا" محمدی سے ہم نے تیرا نکاح کر دیا۔ اب کیا تھا بروزی جی ایمان لے آئے کہ اب محمدی کہاں جا سکتی ہے یوں جُل دے کر بروزی کے منہ سے اُسے اپنی منکوحہ چھپوا دیا تاکہ وہ حد بھر کی ذلت جو ایک چمار بھی گوارا نہ کرے کہ اُس کی جورو اور اُس کے جیتے جی دوسرے کی بغل میں ہو مرتے وقت بروزی کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکا ہو، اور رہتی دنیا تک بیچارے کی فضیحت و خواری و بے عزتی و کذابی کا ملک میں ڈنکا ہو اُدھر تو عابد و معبود کی یہ وحی بازی ہوئی اُدھر سلطان محمد آیا اور نہ عابد کی چلنے دی نہ معبود کی بروزی جی کی آسمانی جورو سے بیاہ کر ساتھ لے یہ جا وہ جا چلتا بنا ڈھائی تین برس پر موت دینے کا وعدہ تھا وہ بھی جھوٹا گیا اُلٹے بروزی جی زمین کے نیچے چل بسے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ یہ ہے قادیانی اور اُس کا ساختہ خدا۔ کیا وہ خدا کو جانتا تھا یا اب اس کے پیرو جانتے ہیں حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○

(۹) رافضیوں کے جھوٹے خدا

ایسے کو خدا کہتا ہے جو حکم کر کے پچھتاتا ہے جو مصلحت[۱] سے جاہل رہ کر ایک حکم کرتا ہے جب مصلحت کا علم آیا اُسے بدل دیتا ہے،

اس سے تو یہودی خدا غنیمت تھا کہ پچھتانے کے عیب سے بچنے کو نسخ تک نہ کر سکا، ایسے کو جو وعدے کا جھوٹا یا بندوں سے عاجز ہے کہ اپنا کلام اتارا اور اُس کی حفاظت کا ذمہ دار بنا مگر عثمان غنی وغیرہ صحابہ رضی اللہ تعالےٰ عنہم واہلسنت نے اس کی آیتیں اُلٹ پلٹ کر دیں سورتوں کی سورتیں کتر لیں اور وہ یا تو وعدہ خلافی سے چپکا دیکھا کیا اور کچھ نہ کہا یا گھٹانے والوں کے آگے کچھ نہ چل سکی دم سادھ گیا۔ ایسے کو جس نے کہا تو یہ کہ میں یہ دین سب پر غالب کرتا ہوں اور کیا یہ کہ خود ہی اُسے ملیا میٹ کر دیا اپنی کتاب ہی کا آپ ہی تھل بیڑا نہ رکھا فاسقوں کی روایت بے تحقیق ماننے سے منع کیا اور اپنی کتاب کی روایت کا سلسلہ (خاک بدہن ملعونان) کافروں سے رکھا اور کافر بھی وہ جن کا ایک گروہ ایک جتھا خیانت میں طاق اور عداوت اہلبیت میں تحریف و اخفائے آیات پر سب کا اتفاق، کیا معلوم کہ انھوں نے کتنا بدلا، کیا کچھ چھپایا، آیتوں کی ترتیب بدل کر کہاں کا حکم کہاں لگایا، ایسے کو جو بندوں سے عاجز تر ہے وہ بندے سے نیکی چاہے اور بندہ بدی چاہے تو بندہ ہی کا چاہا ہوتا ہے اُس کی ایک نہیں چلتی۔ ایسے کو کہ ہر چمار ہر کافر ہر کتا ہر سور خالقیت میں اُس کا شریک ہے وہ اعیان گھڑتا ہے یہ اپنی

---

[۱] فتوائے مجتہد لکھنؤ مجموعہ تکملہ ردّ روافض ۱۲۔

قدرت سے اپنے افعال اور پھر اس پر یہ دعویٰ کہ ہے میرے سوا کوئی خالق۔ ایسے کو جس نے بہتیرا چاہا کہ میرے نائب کے بعد میرا شیر مسند پر بیٹھے مگر امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک نہ چلنے دی، آیت[علہ] اتاری وہ کتر لی اور سب نے اُس کے کترنے پر اتفاق کیا آج تک ویسی ہی کتری ہوئی چلی آتی ہے، اس کے رسول نے تمام صحابہ کے مجمع میں اپنے بھائی کا ہاتھ پکڑ کر دکھایا اور عمامہ باندھ کر اپنا ولیعہد بنایا مگر رسول کی آنکھیں بند ہوتے ہی بالاتفاق تمام صحابہ نے وہ عہد و پیمان پاؤں کے نیچے مل ڈالا اور تخلیط کر کے ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسند نشین کر دیا اور شیر مُنہ دیکھتا رہ گیا نہ اُس کی چلی نہ رافضی صاحبوں کے ساختہ خدا کی۔ ایسوں کے ہاتھ میں قرآن رکھا اچھا حفاظت کا وعدہ نباہا۔ ایسا بے اعتبار قرآن شائع کیا اچھا دین کو غلبہ دیا اپنے نبی کی صحبت اور اُس کے دین کی روایت کو چھانٹ چھانٹ کر ایسے چنے لطف و عدل و اصلح کا واجب خوب ادا کیا، ایسے کو جس کا شیر اور شیر بھی کیسا غالب شیر ہمیشہ دشمنوں کا مطیع و فرمانبردار رہا (خاک بدہن ملعونان) کافروں کے پیچھے نماز پڑھا کیا، کافروں کے جھنڈے کے نیچے لڑا کیا، بزدلی سے دو رویہ و منافق ہو کر دشمنوں کی بڑی بڑی تعریفیں گاتا رہا، اہلبیتِ رسالت پر کرتے کرتے گھنونے ظلم دیکھتا اور ڈر کے مارے دَم نہ مارتا بلکہ اپنی مدح و ستائش سے اور مدد کرتا، یہاں تک کہ کافر لوگ اُس کی سگی بیٹی چھین کر لے گئے اور بی بی بنایا اور وہ تیوری پر میل نہ لایا، ویسا ہی اُن کا خادم و ہمدم بنا رہا، اور وہ کیا کرے رافضی دھرم میں رسول ہی کو یہ توفیق تھی کہ بیٹیاں لے تو کافروں منافقوں سے اور بیٹیاں دے تو کافروں منافقوں کو، اور اپنا یار و انیس و وزیر و جلیس بنائے تو کافروں منافقوں کو، اور وہ بھی کیا کرے روافض کا خدا ہی اُن ظالموں کافروں کے بڑے بڑے مناقب اپنے کلام میں اتارتا رہا، جسے لاکھ کے مجمع میں مقبول تو فقط چار چھ، باقی سب دشمن اور وہ اُس بھری جماعت میں بلا تعیین عام صیغوں سے عام وصفوں سے مہاجرین و انصار و صحابہ کہہ کر تعریفیں کرتا بندوں کو دھوکے دیتا دو ٹوک بات نہ کہنی تھی نہ کہہ سکا، ایسے کو جس نے اُن موجود حاضروں میں اپنے نیک بندوں کو مخاطب کر کے وعدہ دیا کہ ضرور ضرور تمھیں اس زمین کی خلافت دوں گا اور تمھارا دین تمھارے لئے جما دوں گا اور تمھارا خوف امن سے بدل دوں گا کاش وہ کسی کے لئے ان میں سے کچھ نہ کرتا تو نرا وعدہ خلاف ہی رہتا۔ نہیں اُس نے کی اور اُلٹی کی اپنے نیک بندوں کے بدلے (خاک بدہن ملعونان) کافروں کو زمینِ عرب کی خلافت دی اور اُنھیں کا دین خوب جما دیا اور انھیں کے خوف کو امن سے بدل دیا۔ رہے

[علہ] یا ایھا النبی بلغ ما انزل الیک من ربک ان علیا ولی المؤمنین قرآن عظیم میں اتنا ٹکڑا روافض زیادہ مانتے ہیں اور یہ کہ صحابہ نے اسے گھٹا دیا ۱۲۔

چار چھ نیک بندے بے بس بیچارے ترساں ہراساں خوف کے مارے انھوں نے ان کی خدمتگاری فرمانبرداری کرتے دن گزارے جس نے روشن کردیا کہ کافر ہی اُس کے نیک بندے ہیں تو وعدہ خلاف دغا باز حق کا چھپانے والا باطل کا چمکانے والا بندوں کو دھوکے دے کر اُلٹی سمجھانے والا سب کچھ ہُوا، ایسے کو جو خود مختار نہیں بلکہ اُس پر واجب ہے کہ یہ کرے اور یہ نہ کرے اور مزہ یہ کہ اس پر واجب تھا بندوں کے حق میں بہتر کرنا، یہ بندوں کے حق میں بہتر تھا کہ اُن کی ہدایت کو جو کتاب اُتری ظالموں کے پنجے میں رکھی جائے کہ وہ اسے کتربیونت کر بدلیں اور اصل ہدایت پہاڑ کی کھوہ میں چھپادی جائے جس کی وُہ ہوا نہ پائیں، یہ بندوں کے حق میں اصلح تھا کہ اعدا غالب محبوب مغلوب، باطل غالب حق مغلوب، اچھا واجب ادا کیا وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ، یہ ہے رافضیوں کا خدا، کیا خدا ایسا ہوتا ہے تعالیٰ اللہ کیا وہ خدا کو جانتے ہیں، حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون ○

(۱۰) وہابیوں کے جھوٹے خدا وہابی ایسے کو خدا کہتا ہے جسے[ع۱] مکان، زمان، جہت، ماہیت، ترکیب عقلی سے پاک کہنا بدعت حقیقیہ کے قبیل سے اور صریح کفروں کے ساتھ گننے کے قابل ہے جس کا سچا ہونا کچھ ضرور نہیں جھوٹا بھی ہوسکتا ہے[ع۲]، ایسے کہ جس[ع۳] کی بات پر اعتبار نہیں نہ اُس کی کتاب قابل استناد نہ اُس کا دین لائق اعتماد، ایسے کہ جس[ع۴] میں ہر عیب ونقص کی گنجائش ہے جو اپنی مشیخت بنی رکھنے کو قصداً عیبی بننے سے بچتا ہے چاہے تو ہر گندگی میں آلودہ ہوجائے، ایسے کو جس[ع۵] کا علم حاصل کئے حاصل ہوتا ہے اس کا علم اس کے اختیار میں ہے چاہے تو جاہل رہے، ایسے کو جس[ع۶] کا بہکنا، بھولنا، سونا، اونگھنا، غافل رہنا، ظالم ہونا حتی کہ مرجانا سب کچھ ممکن ہے کھانا، پینا، پیشاب کرنا، پاخانہ پھرنا، ناچنا، تھرکنا، نٹ کی طرح کلا کھیلنا، عورتوں سے جماع کرنا، لواطت جیسی خبیث بے حیائی کا مرتکب ہونا حتی کہ مخنث کی طرح خود مفعول بننا، کوئی خباثت کوئی فضیحت اُس کی شان

ع۱ ایضاح الحق اسمٰعیل دہلوی مطبع فاروقی ۱۲۹۷ھ دہلی مع ترجمہ صفحہ ۳۵ و ۳۶۔

ع۲ دیکھو سبحٰن السبوح تنزیہ دوم دلیل دوم۔

ع۳ رسالہ یکروزی اسمٰعیل دہلوی ص ۱۴۵۔

ع۴ تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی مطبع فاروقی دہلی ۱۲۹۳ھ ص ۲۰۔

ع۵ دیکھو یکروزی ص ۱۴۵ مع کوکبہ شہابیہ ۱۵ و سبحٰن السبوح طبع بار سوم ص ۶۴ تا ۶۷ و دامان باغ سبحٰن السبوح ص ۱۵۴ تا ۱۵۶ و پیکان جانگداز ص ۱۶۱ وغیرہ۔

ع۶ یکروزی مردود مع مذکورہ ردود۔

کے خلاف نہیں، وُہ کھانے[1] کا مُنہ اور بھرنے کا پیٹ اور مردی اور زنی کی دونوں علامتیں بالفعل رکھتا ہے صمد نہیں جوف دار کھگل ہے سبوح قدوس نہیں خنثیٰ مشکل ہے یا کم از کم اپنے آپ کو ایسا بنا سکتا ہے اور یہی نہیں بلکہ اپنے آپ کو[2] جلا بھی سکتا ہے ڈبو بھی سکتا ہے زہر کھا کر یا اپنا گلا گھونٹ کر بندوق مار کر خودکشی بھی کر سکتا ہے اُس کے ماں باپ جورو بیٹا[3] سب ممکن ہیں بلکہ ماں باپ ہی سے پیدا[4] ہوا ہے ربڑ کی طرح پھیلتا[5] سمٹتا ہے برمھا کی طرح چوملکھا[6] ہے، ایسے کو جس[7] کا کلام فنا ہو سکتا ہے جو بندوں کے خوف کے باعث جھوٹ[8] سے بچتا ہے کہ کہیں وُہ مجھے جھوٹا نہ سمجھ لیں، بندوں سے پُرا چھپا کر پیٹ بھر کر جھوٹ بک سکتا ہے، ایسے کو جس کی خبر کچھ[9] ہے اور علم کچھ، خبر سچّی ہے تو علم جھوٹا، علم سچا ہے تو خبر جھوٹی۔ ایسے کو جو سزا[10] دینے پر مجبور ہے نرے قوبے غیرت ہے، معاف کرنا چاہے تو حیلے ڈھونڈھتا ہے، خلق کی آڑ لیتا ہے، ایسے کو جس کی خدائی کی اتنی حقیقت کہ جو شخص ایک پیڑ کے پتے گن دے اُس کا شریک ہو جائے جس نے اپنا سب سے بڑھ کر

ع[1] دیکھو مضمون محمود حسن دیوبندی مطبوع پرچہ نظام الملک ۲۵ اگست ۸۹ء مع رسالہ الھیبۃ الجباریہ علی جہالۃ الاخباریہ و پیکان جانگداز وغیرہ۔

ع[2] یکروزی مردود مع مذکورہ ردود۔

ع[3] ایضاً یکروزی و مضمون محمود حسن دیوبندی مع سبحٰن السبوح صفحہ ۴۷ و ۴۸ و ۶۶ و دامان باغ صفحہ ۱۵۸ وغیرہا اور جورو بیٹے کا امکان ایک دیوبندی اپنے رسالہ اولہ واہیہ صفحہ ۱۴۲ میں صراحۃً مان گیا دیکھو پیکان جانگداز صفحہ ۱۷۶۔

ع[4] یکروزی و مضمون محمود حسن دیوبندی مع دامان باغ سبحٰن السبوح ص ۱۵۷۔

ع[5] یکروزی و محمود حسن مع پیکان جانگداز ص ۱۷۵۔

ع[6] یکروزی و محمود حسن مع پیکان جانگداز ۱۷۶۔

ع[7] یکروزی مع سبحٰن السبوح ص ۸۳۔

ع[8] ایضاً ص ۸۲

ع[9] رسالہ تقدیس دیوبندی ص ۳۶۔

ع[10] یہاں سے شروع بیان دیوبندیاں تک سب اقوال تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی کے ہیں جو بارہا دکھا کر رد کردیے گئے ۱۲

مقرب ایسوں کو بنایا جو اس کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں جو چوڑھوں چماروں سے لائق تمثیل ہیں، ایسے کو جس نے اپنے کلام میں خود شرک بولے اور بے جا بندوں کو شرک کا حکم دیا۔ قرآن عظیم تو فرمائے اغنٰھم اللہ و رسولہ من فضلہ[1] انھیں اللہ و رسول نے اپنے فضل سے دولتمند کر دیا اور مسلمانوں کو اس کہنے کی ترغیب دے کہ حسبنا اللہ سیؤتینا اللہ من فضلہ و رسولہ[2] ہمیں اللہ کافی ہے اب دیتے ہیں اللہ و رسول ہمیں اپنے فضل سے۔ اور وہابیہ کا خدا اسمٰعیل دہلوی کے کان میں پھونک جائے کہ ایسا کہنے والا مشرک ہے۔ قرآن عظیم تو جبریل امین کو بیٹا دینے والا فرمائے کہ انھوں نے حضرت مریم سے کہا: انما انا رسول ربک لاھب لک غلٰما زکیا[3] o میں تو تیرے رب کا رسول ہوں اس لئے کہ میں تجھے ستھرا بیٹا دوں۔ یعنی مسیح علیہ الصلوٰۃ و التسلیم رسول بخش ہیں، اور وہابیہ کا خدا ان کے کان میں ڈال جائے کہ رسول بخش کہنا شرک ہے۔ قرآن عظیم تو اس گستاخ پر جس نے کہا تھا رسول غیب کیا جانے حکم کفر فرمائے کہ:

لا تعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم[4] بہانے نہ بناؤ تم کافر ہو چکے اپنے ایمان کے بعد۔

اور وہابیہ کا خدا اسمٰعیل دہلوی کو یہی ایمان سجھائے کہ رسول غیب کیا جانے اور وہ بھی اس تصریح کے ساتھ کہ اللہ کے دیئے سے مانے جب بھی شرک ہے۔ اب کہئے اگر رسول کو غیب کی خبر مانے تو وہابی خدا کے حکم سے مشرک، نہ مانے تو قرآن عظیم کے حکم سے کافر، مگر وہابی مانتے ہیں کہ مسلمانوں کے خدا کے احکام میں جس نے قرآن کریم محمد رسول اللہ صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم پر اتارا اور وہابیہ کے خدا کے جس نے تقویۃ الایمان اسمٰعیل دہلوی اتاری، ہاں وہابیہ کا خدا وہ ہے جس کے سب سے اعلیٰ رسول کی شان اتنی ہے جیسے قوم کا چودھری یا گاؤں کا پدھان جس نے حکم دیا ہے کہ رسولوں کو ہرگز نہ ماننا رسولوں کا ماننا نرا خبط ہے وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ۔ یہ ہے وہابیوں کا خدا، کیا خدا ایسا ہوتا ہے لا الٰہ الا اللہ کیا وہ خدا کو جانتے ہیں، حاش للہ سبحٰن رب العرش عما یصفون o

(۱۱) دیوبندیوں کے جھوٹے خدا

دیوبندی ایسے کو خدا کہتے ہیں جو وہابیہ کا خدا ہے جس کا بیان ابھی گزر چکا ہے اور اتنے وصف اور رکھتا ہے کہ

---

[1] القرآن الکریم ۹/۷۴
[2] " " ۹/۵۹
[3] " " ۱۹/۱۹
[4] " " ۹/۶۶

علم[۱] ذاتی میں اس کی توحید لفظی[۲] دوسرے کو اپنی ذات سے بے عطائے خدا عالم بالذات کہنا قطعی[۳] کفر نہیں، ہاں وہ جو بالفعل جھوٹا ہے جس[۴] کے لئے وقوع کذب کے معنے درست ہو گئے جو اسے جھٹلائے مسلمان[۵] سنی صالح ہے اسے کوئی سخت کلمہ نہ کہنا چاہئے دیوبندی خدا چوری بھی کرسکتا ہے وہ تمام جہان[۶] کا تنہا مالک نہیں اس کے سوا اور بھی مالک مستقل ہیں جن کی ملک میں وہ چیزیں ہیں جو دیوبندی خدا کی ملک میں نہیں ان پر للچائے تو چاہے ٹھگوں لٹیروں کی طرح جبراً غصب کر بیٹھے کیونکہ وہ ظالم بھی ہو سکتا ہے اچکّوں چوروں کی طرح مالکوں کی آنکھ بچا کر لے بھاگے کیونکہ وہ چوری کرسکتا ہے ، ہاں وہ جس کی توحید باطل ہے کہ ایک وہی خدا ہوتا تو دوسرا مالک مستقل نہ ہو سکتا اور دوسرا[۱] مالک مستقل نہ ہوتا تو دیوبندی خدا چوری کیسے کرسکتا کہ اپنی ملک لینے کو چوری نہیں کہہ سکتے اور اگر وہ چوری نہ کرسکتا تو دیوبندی بلکہ عام وہابی دھرم میں علٰی کل شیئ قدیر نہ رہتا انسان اس سے قدرت میں بڑھ جاتا کہ آدمی تو چوری کرسکتا ہے اور وہ کر نہ سکا اور یہ محال ہے ، لاجرم ضرور ہے کہ دیوبندی خدا چوری کرسکے تو ضرور ہے کہ اس کے سوا اور بھی مالک مستقل ہوں تو لازم ہے کہ دیوبندی خدا کم از کم مجوسی خداؤں کی طرح دو ہوں، نہیں نہیں بلکہ قطعاً لازم کہ کروروں ہوں کہ آدمی کروڑوں اشخاص کی چوری کرسکتا ہے دیوبندی خدا نہ کرسکے تو آدمی سے قدرت میں گھٹ رہے ، لاجرم ضرور ہے کہ کروڑوں خدا ہوں جن کی چوری دیوبندی خدا کرسکے ، رہا یہ کہ وہ سب کے سب اسی کی طرح چھٹے بدمعاش ہیں یا شرفا ہیں اس کا فیصلہ تھانوی صاحب کے سر ہے - ہاں دیوبندی خدا وہ ہے کہ علم[۷] میں شیطان اس کا شریک ہے سب سے بدتر

ع[۱] یہ قول رشید احمد گنگوہی کا ہے ، فتاوٰی گنگوہی جلد اول ص ۳ ۸ " جو یہ عقیدہ ہو کہ خود بخود آپ کو علم تھا بدون اطلاع حق تعالٰے کے تو اندیشہ کفر کا ہے امام نہ بنانا چاہئے اگرچہ کافر کہنے سے بھی زبان روکے " تھانوی صاحب وغیرہ علمائے وہابیہ سے استفتا ہے کہ علم ذاتی بے عطائے الٰہی کسی مخلوق کے لئے ماننا ضروریات دین کا انکار ہے یا نہیں ، ہے تو ایسے کے کفر میں شک کرنا بلکہ کفر نہ ماننا صرف اندیشۂ کفر جاننا کفر ہے یا نہیں ، ہے تو جناب گنگوہی صاحب کافر ہوئے یا نہیں ، نہیں تو کیوں ۱۲ -

ع[۲] فتوائے گنگوہی ۱۲

ع[۳] فتوائے گنگوہی ۱۲

ع[۴] مضمون محمود حسن دیوبندی پرچہ مذکورہ نظام الملک ۱۲

ع[۵] دیکھو مضمون مذکور دیوبندی مع پیکان جانگداز ص ۷-۱

ع[۶] مضمون مذکور

ع[۷] براہین قاطعہ ایمان گنگوہی صاحب ص ۷،۴ -

مخلوق شیطان کا علم[ع1] اُس کے سب سے اعلیٰ رسول کے علم سے وسیع تر ہے اور ہونا ہی چاہئے کہ رسول اس کے برابر کیسے ہو سکے جو خدا کا شریک ہے، اُس نے جیسا علم[ع2] اپنے حبیب کو دیا اور اُسے اپنا بڑا فضل کہا اور اس پر اعلیٰ درجہ کا احسان جتایا اُس کی حقیقت اتنی کہ ایسا تو ہر پاگل ہر چوپائے کو ہوتا ہے، ہاں دیوبندی خدا وُہ ہے جسے قادر مطلق کہنا اسی دلیل سے باطل ہے کہ جمیع اشیاء پر قدرت تو عقلاً و نقلاً باطل ورنہ خود وہ بھی مقدور ہو تو ممکن ہو تو خدا نہ رہے اور اگر بعض مراد تو اس میں اُس کی کیا تخصیص، ایسی قدرت تو ہر پاگل چوپائے کو ہے۔ دیوبندی خدا وُہ ہے جس[ع3] نے ایسے کو اپنا سب سے اعلیٰ رسول چُنا جو اُس کا کلام سمجھنے کی لیاقت نہ رکھتا خیالات عوام کے لائق اُس کی سمجھ تھی جس کی خطا اہلِ فہم پر روشن تھی، پھر یہ دیوبندی خُدا اُسے اس فاحش غلطی پر بھی نہ روکتا یا شاید خود بھی اپنا کلام نہ سمجھتا کیونکہ وُہ[ع4] جاہل بھی ہو سکتا ہے، دیوبندی خدا وُہ ہے کہ جس دلیل سے اس کے خاتم النبیین کے سوا چھ[ع5] خاتم النبیین اور ماننا خاتم کی شان بڑھانا ہے یونہیں اُسے تنہا خدا کہنا اُس کی شان گھٹانا ہے اُس کی بڑی بڑائی یہ ہے کہ بہت سے خداؤں کا خدا ہے کیا خدا ایسا ہوتا ہے، حاش للّٰہ سبحٰن رب العرش عمایصفون ٥

(۱۲) غیر مقلدوں کے چھوٹے خدا غیر مقلد کا خدا سب کچھ ہے جو دیوبندی و وہابی کا۔ قال اللّٰہ تعالٰی بعضھم من بعض[1] اور وہ بعض نزاکتیں اور زیادہ رکھتا ہے ایسا کہ جس[ع6] کے دین میں کُتّا حلال، سوئر کی چربی حلال، سوئر کے گُردے حلال، سوئر کی تلی حلال، سوئر کی کلیجی حلال، سوئر کی اوجھڑی حلال، سوئر کی کھال کا ڈول بنا کر اس سے پانی پینا حلال وضو کرنا

ع1 براہین قاطعہ ایمان گنگوہی صاحب ص ۴۷۔

ع2 حفظ الایمان تھانوی صاحب ص ۷۔

ع3 تحذیر الناس قاسم نانوتوی صاحب ص ۲ مع حدیث متواتر انا خاتم النبیین لا نبی بعدی۔

ع4 تقویۃ الایمان ص ۲۰ و تصریح صریح مضمون مذکور محمود حسن دیوبندی۔

ع5 تحذیر الناس نانوتوی ص ۳۷ و ۳۸۔

ع6 آیہ کریمہ قل لا اجد فیما اوحی الی محرما علی طاعم یطعمہ[2] میں کھانے کی صرف چار چیزوں میں حرمت کا حصر ہے جن میں کُتّا نہیں، اور سوئر کا گوشت ہے چربی گردے تلی کلیجی کھال نہیں اور ان کی حرمت میں کوئی صحیح صریح حدیث بھی نہیں اور ہو تو آیت کا رد نہیں کر سکتی لہٰذا غیر مقلدی دھرم میں یہ سب چیزیں حلال و شیرِ مادر ہیں۔

---

[1] القرآن الکریم ۹/ ۶۷

[2] القرآن الکریم ۶/ ۱۴۵

حلال، گندی خبیث شراب[ع۱] سے نہا کر سارے کپڑے اس میں رنگ کر نماز پڑھنا حلال ایک وقت میں ایک عورت[ع۲] متعدد مردوں پر حلال، وہ جس نے آپ ہی تو حکم[ع۳] دیا کہ خود نہ جانو تو جاننے والوں سے پوچھو اپنے علماء کی اطاعت کرو اپنے نیکوں کی پیروی کرو جب پوچھا اور اطاعت و پیروی کی تو شرک کی جڑ دی۔ وہ جس نے ائمہ دین کی تقلید حرام و شرک ٹھہرائی اور پوربی[ع۴] بنگالی پنجابی بھوپالی کی فرض۔ وہ جس نے اپنے اور رسولوں کے سوا کسی کی بات حجت نہ رکھی اور بیچ میں چند محدثوں[ع۵] اور چاروں معدلوں کو کھڑا کرکے ان کے قول کو کتاب وسنت کے برابر ٹھہرا کر حجیت دی یعنی یہ شریکِ الوہیت نہیں تو شریکِ رسالت ضرور ہیں، نہیں نہیں بلکہ شریکِ الوہیت ہی ہیں کہ اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللّٰه[1] (انھوں نے اپنے پادریوں اور جوگیوں کو اللہ

ع۱ روضۂ ندیہ صدیق حسن بھوپالی ص ۱۲۔

ع۲ دیکھو ضمیمہ النیر الشہابی ص ۳۴ تا ۳۶۔

ع۳ قال اللّٰه تعالٰی فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لاتعلمون[2] — اللہ تعالٰی نے فرمایا: تو اے لوگو! علم والوں سے پوچھو اگر تم کو علم نہیں (ت)

وقال تعالٰی اطیعوا اللّٰه واطیعوا الرسول و اولی الامر منکم[3] — اللہ تعالٰی نے فرمایا: اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول کی اور ان حکم والوں کی جو تم میں سے ہوں (ت)

وقال تعالٰی واتبع سبیل من اناب الیّ[4]۔۱۲ — اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور اس کی راہ چل جو میری طرف رجوع لایا (ت)

ع۴ کہ جو کچھ یہ کہہ دیں کہ قرآن حدیث سے ثابت ہے ان کے جاہلوں پر اس کا ماننا فرض ۱۲

ع۵ بخاری ومسلم فلاں فلاں نے حدیث روایت کردی صحیح ہوگئی، یحیٰی، نسائی، دارقطنی فلاں فلاں نے راوی کو ثقہ کہہ دیا ثقہ ہے، ضعیف کہہ دیا ضعیف ہے۔ اگرچہ یحیٰی وغیرہ تک سند خود منقطع ہو، ذہبی و ابن حجر نے قال کہہ دیا سند صحیح ہے نووی کہا ضعیف ہے، یہ سب نری تقلید جامد ہے جس پر اللہ نے کوئی سند نہ اتاری، قرآن وحدیث سے اس کا کہیں ثبوت نہیں ۱۲

---

[1] القرآن الکریم ۹/ ۳۱

[2] القرآن الکریم ۱۶/ ۴۳

[3] " " ۴/ ۵۹

[4] " " ۳۱/ ۱۵

کے سوا خدا بنالیا۔ت) نہ کہ من سواہ من دون النبی (نبی کے سوا رسول ۔ت) ہاں وہ جس نے آپ ہی تو اتباع ظن حرام اور افادۂ حق میں محض ناکام کیا[1] پھر ان چند کی ظنی روایات ظنی جرح و تعدیلات کا اتباع عین دین کردیا تو بات کیا وہی کہ یہ مثل انبیاء معصوم ہیں، نہیں نہیں بلکہ دین غیر مقلدی کے ارباباً من دون اللہ جھوٹے خدا ہیں وہ جس نے چند جاہلان عالم نما کے سوا جو ابوحنیفہ و شافعی پر منہ آتے اور ان کے احکام پرکھنے کی اپنے میں طاقت بتاتے ہیں تمام عالم کو بے نتھا بیل کیا ہے کیونکہ وہ آپ دلیل نہیں سمجھ سکتے اور دوسرے کی کہی ہوئی اگرچہ بنگالی بھوپالی دہلوی امرتسری کی مان لیں کہ دلیل سے یہ ثابت ہے یہ تو وہی تقلید ہوئی جو شرک ہے لہذا ضرور بے نتھے بیل ہیں، وہ کہ عام جہاں پر جس کے لئے کوئی حجت قائم نہیں ہوسکتی کہ حجت قائم ہو دلیل سے۔ دلیل وہ خود سمجھ نہیں سکتے اور دوسرے کی سمجھ پر اعتماد شرک۔ وہ جس نے (خاک بدہن خبثا) کھلے مشرکوں کو خیر امۃ کہا اور ان کے تین قرنوں کو خیر القرون کہلوایا جن کا روز اول سے آج تک یہی معمول کہ عامی کو جو مسئلہ پوچھنا ہوا عالم سے پوچھا عالم نے حکم بتادیا سائل نے مانا اور کاربند ہوا صحابہ سے آج تک کبھی دلیل بتانے اور اسے عامی کے اس قدر ذہن نشین کرنے کا کہ وہ خود سمجھ لے کہ واقعی یہ حکم قرآن و حدیث سے ثابت بروجہ صحیح غیر معارض و غیر منسوخ ہے ہرگز نہ دستور تھا نہ ہوا نہ ہے تو پوچھنے والے بے علم دلیل تفصیلی اُن کا فتویٰ مانا کئے اور یہی تقلید ہے اور تقلید شرک تو عہد صحابہ سے آج تک سب عامی مشرک ہوئے اور وہ مفتی بے القائے دلیل اسی لئے فتوے دیتے رہے کہ یہ مانیں اور عمل کریں تو صحابہ سے آج تک سب

---

[1] قال اللہ تعالٰی وما یتبع اکثرھم الا ظنا ان الظن لا یغنی من الحق شیئا[1]

اللہ تعالٰی نے فرمایا اور ان میں اکثر تو نہیں چلتے مگر گمان پر، بیشک گمان حق کا کچھ کام نہیں دیتا (ت)

قال تعالٰی ان یتبعون الا الظن وان الظن لا یغنی من الحق شیئا[2]

اللہ تعالٰی نے فرمایا: وہ تو نرے گمان کے پیچھے ہیں اور بیشک گمان یقین کی جگہ کچھ کام نہیں دیتا (ت)

وقال تعالٰی لا تقف مالیس لک بہ علم[3] ۱۲۔

اور اللہ تعالٰی نے فرمایا: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں (ت)

---

[1] القرآن الکریم ۱۰/ ۳۶

[2] " " ۵۳/ ۲۸

[3] " " ۱۷/ ۳۶

مفتیان وعلماء مشرک گرو مشرک دوست ہُوئے اور ہر مشرک خود مشرک اور اور مشرکوں سے بدتر تو غیر مقلد کے دھرم میں صحابہ سے اب تک تمام اُمت مشرک، لیکن غیر مقلد کا خدا انھیں کو خیرالامۃ اور خیرالقرون کہتا کہلواتا ہے، پھر اس کی کیا شکایت کہ الیسوں کو کہا جو غیر مقلدی دھرم میں فرقوا دینھم وکانوا شیعا[1] تھے جنھوں نے اپنا دین ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور جُدا جُدا گروہ ہو گئے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہما کے اتباع اُن سے فتوٰی لیتے اور اس پر چلتے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما کے اتباع اُن کی طرف تھے، عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما کے اتباع اُن کے ساتھ تھے اور وہ اختلاف آج تک برابر قائم رہے، سب فریق مشورہ کرکے ایک بات پر عامل نہ ہونے تھے نہ ہُوئے، قرآن عظیم میں ہمیشہ پڑھا کئے:

فان تنازعتم فی شیئ فردوہ الی اللہ والرسول[2] — جب تم میں کسی بات میں اختلاف ہو تو اُسے اللہ و رسول کی طرف رجوع کرو۔

اس پر نہ عمل کرنا تھا نہ کیا، اس پر عمل کرتے تو سب ایک نہ ہو جاتے کہ اللہ و رسول کا حکم ایک ہی تھا، مگر وہ اپنے ہی عالموں کے قول پر اڑے رہے مسعودی عمری عباسی نام نہ کہلانا کوئی چیز نہیں کام وہی رہا جو حنفی شافعی مالکی حنبلی نے کیا کام کام سے ہے نہ کہ نام سے۔ دین کے ایسے ٹکڑے کرنے والوں کو خیرامۃ و خیرالقرون ٹھہرایا وغیرہ وغیرہ خرافات ملعونہ، کیا انھوں نے خدا کو جانا، حاش للہ مالھم بذلک من علم ان ھم الا یخرصون[3] ○ سبحٰن رب العرش عما یصفون[4] (انھیں اس کی حقیقت کچھ معلوم نہیں یونہی اٹکلیں دوڑاتے ہیں۔ پاکی ہے عرش کے رب کو ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں۔ ت)

تنبیہ ۲: مسلمانو! تم نے دیکھا یہ ہیں گمراہ فرقے، اور یہ ہیں ان کے ساختہ خدا ما قدروا اللہ حق قدرہ[5] (اور یہود نے اللہ کی قدر نہ جانی جیسی چاہیے تھی۔ ت) اور ایک عام بات یہ ہے کہ کفر کیا ہے اُس بات کی تکذیب جو بالقطع والیقین ارشادِ الٰہی عزوجل ہے اب یہ تکذیب کرنے والا اگر اسے ارشادِ الٰہی عزوجل نہیں مانتا تو ایسے کو خدا سمجھا ہے جس کا یہ ارشاد نہیں حالانکہ خدا وہ ہے جس کا یہ ارشاد ہے تو اُس نے خدا کو کہاں جانا اور اگر اس کا ارشاد مان کر تکذیب کرتا ہے تو ایسے کو خدا سمجھا ہے جس کی بات

---

[1] القرآن الکریم ۶/ ۱۵۹
[2] " " ۴/ ۵۹
[3] " " ۴۳/ ۲۰
[4] " " ۴۳/ ۸۲
[5] " " ۶/ ۹۱

جھٹلانا روا ہے اور خدا اس سے پاک و وراء و بلند و بالا ہے تو اس نے خدا کو کب جانا، حاصل وہی ہُوا کہ اتخذ الٰھہ ھوٰہ[1] (اپنی خواہش کو اپنا خدا ٹھہرالیا۔ ت) اور یہاں سے ظاہر ہُوا کہ اس جہل باللہ میں نرے دہریوں کے بعد جو سرے سے وجودِ خدا کے منکر ہیں سب سے بھاری حصہ ان وہابیوں اسمٰعیلیوں خصوصاً دیو بندیوں کا ہے کہ اور کافر تو اس سے کافر ہُوئے کہ اُنھوں نے خدا کو جھٹلایا خدا کو عیب لگایا مگر اُن میں ایسا کھلا بیباک مشکل سے نکلے گا جو اپنی زبان سے خود ہی کہے کہ ہاں ہاں اُس کا خُدا جھُوٹا ہونے اور نہ صرف جھُوٹ بلکہ ہر بڑے سے بڑے عیب ہر ناپاک سی ناپاک گندگی میں سننے کے قابل ہے یہودی نصرانی بھی شاید اسے کہتے جھجکیں گے یہ دعوئی دھائی دیدے کی صفائی اُنہی صاحبوں کے حصہ میں آئی کہ اپنے معبود کے کذاب عیبی آلودہ ہونے کو دھڑلّے سے جائز کریں اور اُس پر تحریریں لکھیں چھاپیں اسی پر کمالِ اسلام کا مدار جانیں وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون[2] (اور اب جان جائیں گے ظالم کہ کس کروٹ پلٹا کھائیں گے۔ ت)

تنبیہ: ان چند اوراق میں جو کچھ بیان ہُوا کتب و رسائلِ فقیر و اصحابِ فقیر میں بحمدہٖ تعالٰی مبسوط و مبرہن ہیں مسلمان انھیں حروف کو یاد رکھیں تو ضرور ضرور ان تمام بے دینوں کے سائے سے بچیں ان کی پرچھائیں سے دُور بھاگیں ان کے نام سے گھن کریں ان کے قال اللہ و قال الرسول کے مکر کے جال میں نہ پھنسیں، یثبت اللہ الذین اٰمنوا بالقول الثابت فی الحیٰوۃ الدنیا و فی الاٰخرۃ[3] تو بعونہٖ تعالٰی یہیں روشن ہوا اور ان شاء اللہ الکریم، ان شاء اللہ الکریم، ان شاء اللہ الکریم کل کے دن پر وہ براقگن ہو یعنی ثابت رکھے اللہ ایمان والوں کو حق دین پر دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں، واللہ قدیر واللہ غفور رحیم ○ و للہ الحمد ؞ والیہ الصمد ؞ وصلی اللہ تعالٰی علٰی خیر خلقہ محمد و اٰلہ وصحبہ وابنہ وحزبہ اجمعین ؞ اٰمین والحمد للہ رب العٰلمین ○

---

[1] القرآن الکریم ۲۳/۴۵ ، [2] القرآن الکریم ۲۶/۲۲۷

[3] القرآن الکریم ۱۴/۲۷